- چلتی ہوئی ریل گاڑی میں اگر کھڑے ہوکر نماز ادا کرنے کی گنجایش نہ ہو اور نماز کے قضا ہوجانے کا اندیشہ ہو تو بیٹھ کر نماز ادا کی جاسکتی ہے۔
- اگر بیٹھ کر باقاعدہ رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کرنے کی گنجایش بھی نہ ہو اور نماز کا وقت ختم ہوجانے کا اندیشہ ہو تو اشارے سے بھی فرض نماز ادا کی جاسکتی ہے۔
- قبلہ رُو ہوکر نماز ادا کرنے سے آدمی عاجز ہو، یعنی استقبالِ قبلہ کی کوئی صورت نہ ہو تو جدھر رُخ کر کے نماز پڑھی جاسکتی ہو اُدھر ہی رُخ کر کے نماز ادا کی جاسکتی ہے۔
- یہی حکم موٹر کار، بس اور ہوائی جہاز کا بھی ہے۔

اشارے کے ساتھ نماز ادا کرنے کی صورت و کیفیت یہ ہے کہ بیٹھ کر ہر رکعت میں وہ سب کچھ پڑھنا ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور پھر دونوں طرف سلام پھیرنا ہے۔ البتہ رکوع میں کچھ جھک جانا چاہیے اور سجدے میں اپنی پیشانی کسی چیز پر رکھے بغیر، رکوع کے مقابلے میں کچھ زیادہ جھک جائے۔ (سید احمد عروج قادری، احکام و مسائل، اوّل، ص ۱۸۷-۱۹۰)

غائبانہ نمازِ جنازہ

س : ہمارے یہاں نمازِ جنازہ پڑھنے کے مسئلے پر اختلاف پیدا ہوگیا ہے۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ غائبانہ نمازِ جنازہ مسنون ہے اور بعض کہتے تھے کہ جائز نہیں ہے۔ مہربانی کرکے وضاحت کردیجیے؟

ج: غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنے کے بارے میں فقہا کے درمیان اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ نمازِ جنازہ غائبانہ نہیں پڑھنی چاہیے۔ امام شافعیؒ اور دوسرے ائمہ کے نزدیک نمازِ جنازہ غائبانہ پڑھی جاسکتی ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی (جو مسلمان ہوگئے تھے) کا انتقال ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپؐ نے ان کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھی تھی۔ امام شافعیؒ اور دوسرے لوگ اسی حدیث کو اپنی دلیل میں پیش کرتے ہیں۔

حنفی فقہا اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ حضورؐ کی خصوصیّت تھی اور بادشاہ حبشہ کی بھی خصوصیّت تھی۔ حضورؐ نے غائبانہ نمازِ جنازہ کا نہ کوئی حکم دیا ہے اور نہ خود بادشاہ نجاشی کے علاوہ کسی

اور کی نمازِ جنازہ غائبانہ پڑھی ہے۔ حالانکہ متعدد صحابہ کرامؓ نے دوسرے مقام پر وفات پائی تھی لیکن حضورؐ نے ان کی نمازِ جنازہ غائبانہ نہیں پڑھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ کوئی عام حکم نہیں ہے۔ ایک بات یہ بھی سمجھ میں آتی ہے کہ جس وقت بادشاہِ حبشہ کا انتقال ہوا تھا اس وقت وہاں اسلامی طریقے پر نمازِ جنازہ ادا کرنے والے لوگ موجود نہ تھے۔ اس لیے حضورؐ نے غائبانہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھی ہوگی۔ لیکن یہ کوئی لڑنے جھگڑنے کی بات نہیں ہے۔ اگر کچھ لوگ کسی کی نمازِ جنازہ غائبانہ پڑھنی چاہتے ہوں تو رکاوٹ ڈالنا صحیح نہیں ہے۔ البتہ جس شخص کا یہ خیال ہو کہ غائبانہ نمازِ جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے وہ اس میں شریک نہ ہو۔ (سیّد احمد عروج قادری، احکام و مسائل، ص ۲۴۵)

بُرائی کو زبردستی مٹانا

س : کچھ لوگ سختی کے بغیر بُرائی سے باز نہیں آتے تو ایسے لوگوں کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہیے؟

ج : کچھ لوگ سختی کے بغیر باز نہیں آتے لیکن ایسی سختی جو مصلحت کے خلاف ہو، یا جس کا نتیجہ اس سے بھی بُرا نکلتا ہو تو وہ جائز نہیں ہے، کیونکہ واجب یہ ہے کہ حکمت و دانش کو اختیار کیا جائے۔ سختی، یعنی مارنا، ادب سکھانا اور قید کرنا تو حکمرانوں کا کام ہے۔ عام لوگوں کا فرض یہ ہے کہ وہ حق کو بیان کردیں اور بُرے کاموں کی تردید کردیں، باقی رہا بُرائی کو ہاتھ سے مٹانا تو یہ حکمرانوں کا منصب ہے۔ یہ ان پر فرض ہے کہ وہ بقدر استطاعت بُرائی کو ختم کریں کیونکہ وہ اس کے ذمہ دار ہیں۔

اگر انسان اپنے ہاتھ سے اس بُرائی کو مٹانا چاہے جو وہ دیکھے تو اس سے ایسی خرابی پیدا ہوسکتی ہے، جو اس بُرائی سے بھی بڑھ کر ہو، لہٰذا اس معاملے میں حکمت و دانش سے کام لینا چاہیے۔ آپ بُرائی کو اپنے ہاتھ سے اپنے گھر میں تو مٹا سکتے ہیں لیکن اگر اس بُرائی کو بازار میں اپنے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کریں تو ہوسکتا ہے کہ اس کا نتیجہ اس بُرائی سے بھی زیادہ بُرا ثابت ہو۔ اس صورت میں آپ کے لیے واجب یہ ہے کہ بات اس شخص تک پہنچا دیں، جسے بازار میں اپنے ہاتھ سے بُرائی ختم کردینے کی قدرت حاصل ہو۔ (محمد بن صالح عثیمین، فتاویٰ اسلامیہ، چہارم، ص ۳۱۰-۳۱۱)